ڈاکٹر عطش درانی

تقابلی لسانیاتی تحقیق کے مسائل

Language is used in two fundamental ways: verbal communication known as "registers" and the ways of writings that gave rise to various "genres". A comparison of this nature is vital and necessary for a comparative study of Pakistani languages, in the field of research. The article provides us with different angles of debate and research in the fundamental of linguistics.

❖•❖•❖•❖•❖•❖•❖

زبان کیا ہے؟ یہاں ہماری مراد انسان کے منہ میں موجود گوشت کے اس لوتھڑے کی کارکردگی اور فعلیت ہے جسے عام طور پر زبان کہا جاتا ہے۔ اس فعلیت کو مختلف صورتوں اور ثقافتوں کے حوالے سے مختلف نام دیئے جاتے ہیں تاہم عام طور پر زبان کی دو بڑی قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ زبانی: بول چال کے انداز یا سانچے (Registers)

۲۔ تحریری: مختلف اصناف کے کینڈے (Genres)

ان میں سے زبانی سانچے دراصل زبان کی مختلف صورت حال میں استعمال میں آنے والی قسموں کا نام ہے جیسے بچوں کی زبان، مزدورں کی زبان، استادوں کی زبان وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ کینڈا تحریر کے سماجی اور رسمی انداز کا نام ہے جو مختلف اصناف ادب کو زبان

Scanned by CamScanner

کے لحاظ سے ممتاز کرتے ہیں جیسے شاعری کی زبان، ناول کی زبان، مضمون کی زبان وغیرہ۔

یہ سانچے اور کینڈے کسی نہ کسی طرز بیان کی صورت اختیار کرتے ہیں جو زبان کے کسی نہ کسی معاشرتی استعمال کو ظاہر کرتے ہیں انھیں محضر (Discourse) کہا جاتا ہے۔ مختلف میدانوں میں زبان کے مختلف محضر ہوتے ہیں جیسے قانون کی زبان ، دفتری زبان، اشتہار کی زبان، سائنس کی زبان، ٹیکنالوجی زبان، ادبی زبان، صحافتی زبان۔ اس میں سے ہر محضر ایک دوسرے سے اپنے ذخیرہ الفاظ اور تشکیل و انتخاب کی بنا پر دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

تحریری طور پر زبان کا ہر کینڈا اور محضر کسی نہ کسی نظر آنے والی صورت میں پیش کیا جاتا ہے جسے ہم متن کہتے ہیں۔ ہر متن اپنی مخصوص صفات رکھتا ہے اور اس سے معنی انسان اپنے سابقہ تجربات کے توسل (Mediation) سے سمجھ پاتا ہے۔ یہاں پر توسل اور معنی کے رشتوں کو سمجھنے کے لیے جس علم کی ضرورت درپیش ہوتی اسے لسانیات کا نام دیا گیا ہے گویا لسانیات بنیادی طور پر زبان ،متن اور معنی کا سائنسی جائزہ لیتی ہے۔

ہر قسم کی زبان میں ذخیرہ الفاظ وفقرات کو ہم دو علوم کے ذریعے سے سمجھ سکتے ہیں: ایک علم اصطلاحات اور دوسرے معنویات (Semantics) ۔ اگر ہم اصطلاحات اور معانی کو عام استعمال کی حدود میں رکھیں تو ایسی زبان کو عمومی مقاصد کی زبان (LGP) کہتے ہیں اور اگر بعض خصوصی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو انھیں LSP کہتے ہیں۔ یہاں ایک بات سمجھنے کی ہے کہ زبان بنیادی طور پر LSP ہوتی ہے جیسے کاریگروں کی زبان، عدالتوں کی زبان، سائنسی زبان، کھیلوں کی زبان، جو اسی میدان کے لوگ اپنے میدان کے مختلف تصورات کو سمجھنے کے لیے باہمی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے محض چند الفاظ یا اصطلاحیں غیر متعلقہ لوگوں کے استعمال میں بھی آ جاتی ہیں

Scanned by CamScanner

اور یوں تمام میدانوں کی LSP کا ایک مشترک ذخیرہ اور استعمال LGP کہلاتا ہے۔ عام طور پر ہم LGP ہی کو زبان قرار دیتے ہیں اور اسی کے مطالعے میں سر کھپاتے ہیں۔ عام زبان کے اس مطالعے کو اگر تاریخی انداز سے دیکھا جائے تو اسے علم زبان (Philology) کہا جاتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے خاص مقاصد کی زبان (LSP) تصورات کو اصطلاحات اور فقرات کی صورت میں بیان کرتی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ خصوصی زبان کی قسمیں اتنی ہی ہیں جتنی علوم وفنون کی قسمیں ہیں۔ اب تک علوم وفنون کی کل تعداد ا ڈھائی سو کے قریب ہے جس میں ایک کروڑ ستر لاکھ کل علمی تصورات پائے جاتے ہیں۔ یہ علمی تصورات کسی نہ کسی علاقے کی زبان مثلاً انگریزی، اردو، عربی وغیرہ کے الفاظ میں بیان ہوتے ہیں اور کسی بھی ایسی زبان کے پاس زیادہ سے زیادہ ذخیرہ ساٹھ ہزار الفاظ کا ہے۔ چنانچہ ہر لفظ کو ایک سے زیادہ معنی میں استعمال کرنا پڑتا ہے۔ عمومی زبان میں ہمیں روز مرہ ڈیڑھ ہزار الفاظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ کہ علمی زبانوں کا اصطلاحی ذخیرہ جو ایک یا زیادہ الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے کم از کم تین لاکھ ضرور ہونا چاہیے۔ انگریزی کے پاس یہ ذخیرہ پانچ لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ دس ہزار مخففات بھی ہیں۔ ہر سال دو ہزار نئی اصطلاحوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اردو میں الفاظ کی کل تعداد بتیس ہزار ہے جن سے اب تک دو لاکھ اصطلاحیں وجود میں آئی ہیں۔

خاص زبان (LSP) ماہرین استعمال کرتے ہیں اور ان میں لفظ سازی بذریعہ قرار داد ہوتی ہے جو کوئی اصل موجد دریافت کنندہ، لکھاری یا مترجم وضع کرتا ہے۔ جبکہ عمومی مقاصد کی زبان میں ان بنیادی طے شدہ الفاظ کی مختلف شکلیں وجود میں آتی ہیں اور ان سے زبان عمومی زبان جنم لیتی ہے۔

لسانیات جیسا کہ ہم نے کہا، زبان کے سائنسی مطالعے کا نام ہے جو آوازوں، ان کی

Scanned by CamScanner

ترتیب، ان کا اظہار، معنی، ابلاغ، نحو وغیرہ کا مطالعہ کرتی ہے اور علم اصوات، صوتیات، مارفیمیات کا احاطہ کرتی ہے۔ لسانیات کی شاخوں میں فلسفہ زبان، اسلوب، لسانی منصوبہ بندی، سماجی لسانیات، نفسی لسانیات، تقابلی لسانیات، تاریخی لسانیات، کمپیوٹیشنل لسانیات، حسابی لسانیات، دماغی لسانیات، بشریات لسانیات وغیرہ اہم ہیں۔

ہمارے حوالے سے پاکستانی زبانوں کے میدان تحقیق میں تقابلی لسانیات زیادہ اہم ہے جس کی ایک صورت صوتیاتی مطالعے، نحو، معنویات، محضری تجزیہ، قواعدی تشکیل اہم ہیں۔ دوسری طرف لسانیاتی جغرافیہ، بول چال کا تجزیہ، لغوی شماریات، قدیمی مطالعہ، لغوی مطالعہ، اسلوبیات اور ان دونوں سے بڑھ کر بولیوں کی ہم آہنگی کا مطالعہ اہم ہیں۔

پاکستانی زبانوں میں تحقیق کا بنیادی مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ہم محض اشتراک الفاظ پر کام کر کے بیٹھ جائیں اور اگر ہمیں مختلف محولہ بالہ میدانوں میں کام کرنا پڑے تو پھر ایسی صورت میں ہمارے پاس کون سے خاص میدان باقی رہ جاتے ہیں جن پر کام کرنے کی ضرورت ہے ان میں لسانی جغرافیہ، لسانی منصوبہ بندی، ترجمہ کاری، مسودہ اور اس کی پیش کش، اصطلاحیات، تصوریات، تقابلی اسلوبیات جیسے موضوعات ہماری زبانوں کے تقابلی مطالعے کے لیے بے حد ضروری ہیں۔ انھی سے ہمارے ملک میں زبانوں کا مستقبل محفوظ ہو گا اور ان کے فروغ کی راہیں نکلیں گی۔

ان حوالوں سے تحقیق کرتے ہوئے ہمیں جو طریق کار منتخب کرنا ہے اسے سائنسی مطالعے کا نام ہی دینا مناسب ہے۔ سائنسی مطالعے کے لیے سائنسی طریق تحقیق کو اپنایا جاتا ہے جس میں مندرجہ ذیل اصول سامنے رکھے جاتے ہیں، یعنی کوئی تحقیق اس وقت تک انجام نہیں پا سکتی جب تک کہ:

۱۔ کوئی مسئلہ مشکل یا ضرورت درپیش نہ ہو۔

۲۔ ان ضرورتوں سے کوئی تحقیقی سوال پیدا نہ ہو۔

Scanned by CamScanner

۳۔ ان تحقیقی سوالوں کا کوئی جواب نظر نہ آتا ہو۔

۴۔ ان جوابات کو جانچا نہ جائے۔

۵۔ اس جانچ میں کوئی بنیادی اصول طے نہ کیے گئے ہوں۔

۶۔ ان اصولوں کا کوئی تجزیہ نہ کیا گیا ہو۔

۷۔ اس تجزیے کی بنیاد پر کچھ مشاہدے نہ کیے گئے ہوں۔

۸۔ ان مشاہدات کے لیے کوئی آلات نہ وضع ہوں۔

۹۔ ان آلات کے ذریعے کوئی کوائف جمع کر کے تجزیہ نہ کیا گیا ہو۔

۱۰۔ تجزیے سے کچھ حاصلات سامنے نہ آئیں۔

۱۱۔ ان حاصلات کے کوئی نتائج مرتب نہ کیے گئے ہوں۔

۱۲۔ ان نتائج کی بنیاد پر سفارشات یا لائحہ عمل ترتیب نہ دیا گیا ہو۔

چنانچہ اس سائنسی طریق کار کی بنیاد پر کیا گیا کوئی کام تحقیق کہلانے کا مستحق ہو گا۔ بصورت دیگر تحقیق کی دنیا میں بڑے سے بڑے علمی کام کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ زبانوں پر کام کرنے والے افراد سائنسی طریق تحقیق اپنائیں اور اس کے لیے لسانیات کو بنیادی علم قرار دیتے ہوئے اس کی تحصیل پر زیادہ زور دیں۔ پاکستانی زبانوں کی ترقی کے لیے یہی ایک بنیادی کسوٹی ہے کہ اس زبان میں سائنسی بنیادوں پر لسانیاتی تحقیق کس حد تک انجام دی جاتی رہی ہے۔

Scanned by CamScanner